١٢

خیر القرون کی درسگاہیں اور ان کا نظام تعلیم و تربیت (مولفہ حضرت مولانا قاضی اطہر صاحب مبارکپوری رح)
کا ایک سرسری تعارف و جائزہ

مطبوعہ - مجلہ الازہر - شمارہ جمادی الاخری ١٤١٧ھ مطابق اکتوبر ١٩٩٦ء القاہرہ، مصر - ص ٨٨٢ تا ٨٨٦

ناشر - شیخ الہند اکیڈمی دارالعلوم دیوبند

تحریر - فضیلۃ الدکتور علی عبدالعزیز عزت عبدالجلیل - عضو لجنۃ الفتوی بالازہر

ترجمہ - اظہر الرشید مبارکپوری

٥ چند مہینے قبل برادر محترم فاضل جلیل ابوالمعالی مولانا قاضی اطہر صاحب مبارکپوری (نور اللہ مرقدہ) نے اپنی آخری تالیف "خیر القرون کی درسگاہیں اور ان کا نظام تعلیم و تربیت" مجھے ہدیہ فرمایا۔ فاضل موصوف کی اس کتاب کو شیخ الہند اکیڈمی دارالعلوم دیوبند نے شعبان ١٤١٥ھ مطابق جنوری ١٩٩٥ء میں طبع کرا کر نشر کیا ہے۔

٥ مولف موصوف کی متعدد تصنیفات اردو زبان میں ہیں اور بعض عربی زبان میں بھی ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں

١- عرب و ہند عہد رسالت میں - اردو

٢- ہندوستان میں عربوں کی حکومتیں - اردو

٣- خلافت راشدہ اور ہندوستان -

٤- خلافت امویہ اور ہندوستان -

٥- خلافت عباسیہ اور ہندوستان -

٦- سیر و مغازی -

٧- مآثر و معارف -

٨- رجال السند والہند الی القرن السابع عربی مطبوعہ دار الانصار القاہرہ -

٥ علاوہ ازیں حضرت قاضی صاحب کی دوسری تالیفات بھی ہیں مگر ان کتابوں تک میری رسائی نہیں ہوسکی ہے اور وہ اہم مقالات و مضامین بھی ہیں جو روزنامہ انقلاب بمبئی کے کالم احوال و معارف میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ گزارش مقدمہ

٥ مولف کتاب خود اس کتاب کے مقدمہ میں تحریر فرماتے ہیں - اسلام کے نظام تعلیم و تعلم اور تربیت پر بہت کچھ لکھا جاچکا ہے میں نے بھی بہت پہلے "عہد رسالت کا نظام تعلیم" کے عنوان سے معلومات جمع کی تھیں اور اس سلسلہ میں دو مضامین "اسلامی تعلیم کا مرکز دار ارقم" اور "مدارس اسلامیہ کے ارتقائی ادوار" کے عنوان سے مجلہ البلاغ بمبئی میں لکھے۔ اس کے بعد ~~ایک مختصر سی کتاب "تعلیمی سرگرمیاں عہد سلف"~~ یہ دونوں مضامین میری کتاب "مآثر و معارف" میں موجود ہیں۔
اس کے بعد ایک مختصر سی کتاب "تعلیمی سرگرمیاں عہد سلف میں" کے نام سے لکھی اور اب اسی سلسلہ کو آگے بڑھا کر "خیر القرون کی درسگاہیں اور ان کا نظام تعلیم و تربیت" کے نام سے یہ کتاب ناظرین کی خدمت میں پیش کیجارہی ہے جس میں عہد نبوی، عہد صحابہ اور عہد تابعین کے حلقات و مجالس کی تعلیمی سرگرمیوں کو بیان کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ موضوع اس سے کہیں زیادہ وسعت کا متقاضی ہے اور جو کچھ بیان کیا گیا ہے اسکی حیثیت حرف نمونہ کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ و تابعین اسلامی تعلیم و تربیت کی چلتی پھرتی درسگاہ تھے یہاں اسکی جھلک پیش کیگئی ہے۔

٥ مولف موصوف نے اپنی اس کتاب کو ایک ایسی تمہید سے شروع فرمایا ہے جس میں علوم اسلامیہ کے پہلے مراکز و مقامات اور مدارس کے قیام اور اس کے ارتقاء پر تاریخی حیثیت سے روشنی ڈالی ہے اور ان ادوار کا ذکر کیا ہے جن سے تاریخ اسلامی کے مراحل میں گذرے ہیں۔

٥ - پھر عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجالس اور درسگاہوں کا ذکر کیا ہے اور ہجرت سے پہلے اندرون مکہ ان مجالس و حلقات میں حلقۂ مسجد ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ اور حلقۂ بیت فاطمہ بنت خطاب۔ و حلقۂ دار ارقم بن ابی ارقم کا بطور خاص ذکر کیا ہے۔

اور ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں حلقۂ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم و حلقۂ مسجد بنی زریق و حلقۂ مسجد قباء و حلقۂ مسجد (نقیع الخضمات) کا ذکر کیا ہے اور مکہ و مدینہ کے درمیان "حلقۂ تنعیم" کا

عہ (نقیع الخضمات)

مقامی و بیرونی

٥ بعد ازاں اصحاب صفہ اور ان بچوں، نوجوانوں اور عمر دراز لوگوں کا تذکرہ کیا ہے جو ان مجالس و حلقات سے منسلک رہے پھر دور دراز سے آنے والے غیر عرب (عجمی) لوگوں کا ذکر کیا ہے مزید بر آں بعض صحابیات پر بھی کلام کیا ہے۔

٥ ۔ اور مولف موصوف نے طریقہ تعلیم کی بھی وضاحت کی ہے جو کبھی سوال و جواب کی صورت میں ہوتی تھی تو کبھی افہام و تفہیم کی صورت میں اور کبھی آنے والوں سے آپسی مناقشہ کی صورت میں۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ ان مجالس و حلقات کے امور معروفہ میں قرآن کریم کی تعلیم کی نسبت سے قرآن کا یاد کرنا اور زیادہ سے زیادہ حفاظ تیار کرنا اور دوسرا طریقہ تجوید و ترتیل اور عمدہ آواز میں قرآن کا پڑھنا تھا۔ ~~[illegible]~~ اور کتابت کی تعلیم اور علم الانساب کی درست کی ترغیب بھی دی جاتی تھی علاوہ ازیں ان تمام امور کی تعلیم دی جاتی تھی جو طلبہ اور حصول علم کیلئے آنے والے حضرات کے حالات سے تعلق رکھتے تھے۔

٥ ۔ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی درسگاہوں اور مجالس کا ذکر کرنے کے بعد مولف نے عہد صحابہ کی درسگاہوں اور مجالس کا ذکر فرمایا ہے اور اپنے کلام کو دینی تعلیمی امور کی انجام دہی کیلئے حضرات صحابہ کرام کے اسفار سے شروع فرمایا ہے اور خصوصیت سے حضرات صحابہ کی ان تعلیمی سرگرمیوں کا ذکر کیا ہے جو ان حضرات نے بلاد اسلامیہ میں جا کر انجام دی ہیں نیز تعلیم پر حضرات صحابہ کرام کے اجرت نہ لینے کا بھی خاص طور سے تذکرہ فرمایا ہے۔

٥ اور مولف موصوف نے اس بات کو بھی وضاحت سے بیان فرمایا ہے کہ کس طرح حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کس طرح مختلف علوم و فنون اور علم دین و حدیث کے جامع تھے۔

٥ ۔ اور حلقات و مجالس کی کیفیت و ہیئت کے عنوان کے تحت لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستون ابولبابہ کے پاس تشریف رکھتے تھے اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین آپ کے ارد گرد اس طرح حلقہ بنا کر بیٹھتے تھے کہ سب کا چہرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کی طرف ہوتا تھا۔ اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا بھی اپنے حلقہ و مجلس میں یہی طریقہ ہوتا تھا۔ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ انھوں نے اپنے حلقہ و مجلس میں شرکت کرنے والے ایک جماعت کو دیکھ کر یوں فرمایا کہ

عہدی بہذا المسجد (المسجد النبوی) کمثل الروضۃ اقتفر منہا حیث شئت [1] — اس مسجد یعنی مسجد نبوی میں میرا وہ دور گزرا ہے جب یہ باغیچہ کے مانند تھی تم اس کے جس حصہ کو چاہو منتخب کر کے بیٹھ جاؤ۔

٥ ۔ اور ان تمام مجالس و حلقات میں آداب و وقار اور ذکر و دعا کا پورا پورا اہتمام ہوتا تھا۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ انھوں نے اپنی ایک مجلس میں درج ذیل دعا کی تھی۔

اللھم اقسم لنا من خشیتک ما تحول بیننا وبین معصیتک ومن طاعتک ما تبلغنا بہ الی جنتک ومن الیقین ما تھون علینا مصائب الدنیا۔ اللھم متعنا باسماعنا وابصارنا وقوتنا ما احییتنا واجعلہ الوارث منا واجعل ثارنا علی من ظلمنا وانصرنا علی من عادانا ولا تجعل مصیبتنا فی دیننا ولا تجعل الدنیا اکبر ھمنا ولا مبلغ علمنا ولا تسلط علینا من لا یرحمنا۔

اے اللہ تو ہم کو اپنی ایسی خشیت سے سرفراز فرما جو ہمارے اور تیری معصیت کے درمیان حائل ہو جائے اور اپنی ایسی اطاعت کی توفیق دے جو ہم کو تیری جنت تک پہنچا دے اور ایسے یقین سے نواز جس سے ہمارے اوپر دنیا کے مصائب آسان ہو جائیں۔ اے اللہ تو ہم کو نفع پہنچا ہمارے کانوں اور ہماری آنکھوں اور ہماری قوت کے ذریعہ جب تک تو ہم کو زندہ رکھے اور تو اس کو ہماری طرف سے وارث بنا دے اور ہمارے خون بہا کو ہمارے ظالموں پر ڈال دے اور ہمارے دشمنوں کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما اور ہم کو دینی مصائب میں مبتلا مت کر اور دنیا کو ہمارا سب سے بڑا مقصد اور ہمارے علم کا منتہیٰ مت بنا اور ہم پر ایسے لوگوں کو مسلط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کریں۔

٥ اس کے بعد حدیث شریف کی کتابت پر کلام کیا ہے اور کتاب کے صفحہ ۱۲۶ پر اصحاب درس صحابہ کرام کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ تمام صحابہ علم دین کے معلم و ناشر نہیں تھے بلکہ ان میں ایک مخصوص طبقہ اس میں مرجع تھا اور حوالہ میں مقدمہ ابن خلدون صفحہ ۳۸۲ سے یہ مطلب نقل فرمائی ہے۔

[1] المحدث الفاصل صفحہ ۱۸۰

ثم ان الصحابة لم يكونوا اهل فتيا كلهم ولا كان الدين يوخذ عن جميعهم وانما كان مختصا بالحاملين للقرآن الكريم العارفين بناسخه ومنسوخه ومتشابهه ومحكمه وسائر دلالته بما تلقوه عن النبي صلى الله عليه وسلم او ممن سمعه منهم من عليتهم وكانوا يسمون لذلك بالقراء اى الذين يقرؤون الكتاب۔

تمام صحابہ نہ اہل فتوی تھے اور نہ ہی ان سب سے علم دین حاصل کیا جاتا تھا بلکہ یہ تو ان صحابہ کے ساتھ خاص تھا جو قرآن کے حامل تھے اور اسکے ناسخ ومنسوخ اور متشابہ ومحکم اور اسکے سارے بیانات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا تھا یا اپنے طبقہ کے ان لوگوں سے حاصل کیا تھا جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست حاصل کیا یہ حضرات قراء کہے جاتے تھے۔

ہ اور اسکے بعد مولف موصوف نے عہد صحابہ کی پچیس مجالس اور درسگاہوں ~~کی صراحت فرمائی~~ کا تفصیلی ذکر فرمایا ہے اور اسکی ابتداء حضرت ابی بن کعب انصاری، عبادہ بن صامت، سعد بن ابی وقاص، براء بن عازب اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضوان اللہ تعالی اجمعین کی درسگاہوں سے کی ہے اور آخر میں پچیسویں درسگاہ کے طور پر حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کی درسگاہ کا ذکر کرکے عہد صحابہ کی درسگاہوں کا سلسلہ موقوف کر دیا۔

ہ پھر سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے عہد تابعین کا ذکر فرمایا ہے اور حالات و زمانہ کے ان تقاضوں پر روشنی ڈالی ہے جن کی وجہ سے عہد تابعین میں علم دین کے حصول کیلئے شرط احتیاط سے کام لیا گیا اور نقد وجرح کی ضرورت محسوس کی گئی اور علوم دینیہ میں مشغول حضرات کیلئے حصول سند اور اجازت کی اہمیت پر زور دیا گیا نیز اسی طرح یہاں پر مولف موصوف نے تابعین کے علمی اسفار کا بھی وضاحت کے ساتھ تذکرہ فرمایا ہے۔

ہ اسکے بعد حضرات تابعین رحمہ اللہ علیہم کی اڑتالیس درسگاہوں کا تفصیلی تذکرہ ہے جسکی ابتداء حضرت سعید بن المسیب کی درسگاہ سے کی گئی ہے اور اختتام حضرت لیث بن سعد مصری رحمہ اللہ کی درسگاہ پر۔

ہ اس کے بعد مکاتب اور ان کے نظام تعلیم و تربیت پر روشنی ڈالی گئی ہے اور بعض ایسی روایات بھی نقل کی گئی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مکتب قائم کرکے ان میں بچوں کی اجتماعی تعلیم کا نظم فرمایا جیسا کہ محلی لابن حزم میں وضین بن عطاء سے منقول ہے۔

كان بالمدينة ثلاثة معلمين يعلمون الصبيان وكان عمر يرزق كل واحد منهم خمسة عشر كل شهر۔ ہ

مدینہ میں تین معلم تھے جو بچوں کو تعلیم دیتے تھے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کو ماہوار پندرہ درہم وظیفہ دیتے تھے۔

ہ اور اس بات کا بھی ذکر کیا ہے کہ اسی زمانہ سے جمعہ کے دن مکاتب میں تعطیل کا رواج ہو گیا تھا جیسا کہ ایوب بن حسن رافعی کے درج ذیل بیان سے ظاہر ہوتا ہے

كنا نخرج كل يوم جمعة غلمان المدينة غلمان الكتاب۔

ہم لوگ ہر جمعہ کو مدینہ کے مکتب کے لڑکوں کا ساتھ باہر جاتے تھے۔

ہ پھر سلسلہ تعلیم و تربیت بچوں کی تادیب و سزا کا تذکرہ کیا گیا ہے اور ان روایات کو بھی پیش کیا گیا ہے جن میں تادیب و سزا کا ذکر ہے۔

ہ اور کتاب کی آخری فصل میں مدینہ منورہ کی شعری و مجالس علمیہ و دینیہ و ادبیہ کا ذکر ہے جن میں کچھ درج ذیل ہیں

مجلس القلادہ:

مجلس قلادہ کے بارے میں محمد بن حسن بن زبالہ مخزومی متوفی سنہ ۱۹۹ھ (ع۲) نے اپنی تصنیف تاریخ المدینہ میں لکھا ہے کہ

وانه المجالس للذى يقال له مجلس القلادة وكان يجلس فيه سروات الناس قديما

اور یہی وہ مجلس ہے جس کو مجلس قلادہ کہا جاتا تھا پہلے زمانہ میں اس میں نامی گرامی حضرات بیٹھا کرتے تھے۔

اور صاحب قاموس علامہ مجد الدین نے اس مجلس کے بارے میں لکھا ہے کہ

وانما سمى قلادة لشرف من كان يجلس اليها من بنى هاشم وغيرهم ؂

اس مجلس کو قلادہ اس لئے کہا جاتا تھا کہ اسمیں بنو ہاشم وغیرہ کے اشراف شرکت کرتے تھے۔

ؔ ؎ محلی ابن حزم ص ۱۹۵/ج۲، کنز العمال ص ۱۹۲/ج۲، ص ۲، وفاء الوفاء ص ۹۰۷ ج ۲، ص ۵۰ جلد اول

(ع۲) یہ سن وفات نہیں بلکہ سن تصنیف ہے۔

I

اور اس مجلس کے بارے میں محمد بن حبیب البغدادی نے اپنی تصنیف "کتاب المنمق" کے ص۳۵۰ میں یوں ذکر فرمایا ہے

وکان ذلک المجلس یسمی مجلس القلادۃ یشبہ بالقلادۃ المنظومۃ بالجوہر حسنہ وجمالہ و شرف اہلہ

یہ مجلس اپنے حسن وجمال اور اہل علم و شرف کا وکی وجہ سے موتیوں سے گندھے ہوئے ہار کے مانند تھی اسی لئے اسکا نام مجلس القلادہ پڑ گیا۔

اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شام سے مدینہ کا قصد سفر کرنے والے سے فرمایا کہ

لن تبرح المدینۃ عامرۃ مادام مجلس القلادۃ۔

جب تک مجلس قلادہ برپا رہے گی مدینہ آباد رہیگا۔

۵ مجلس فقہائے سبعہ

مدینہ منورہ کے فقہائے سبعہ کی "المجلس الفقہی" مسجد نبوی میں منعقد ہوتی تھی اور یہ تمام حضرات اس مجلس میں جمع ہوتے تھے ان ساتوں کا تذکرہ مع ان کے اسماء کے ساتھ ذہبیات عمر نے یوں کیا ہے۔

سے اذا قیل من فی العلم سبعۃ ابحر ۔ روایتہم لیست عن العلم خارجہ

فقل ہم عبید اللہ، عروہ، قاسم ۔ سعید، ابوبکر، سلیمان، خارجہ

یعنی جب پوچھا جائے کہ علم کے سات دریا کون ہیں جنکی باتیں کبھی علم سے باہر نہیں ہوتی ہیں

تو کہہ دو کہ وہ عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ اور عروہ بن الزبیر، قاسم بن محمد، سعید بن المسیب، ابوبکر بن عبدالرحمان، سلیمان بن یسار اور خارجہ بن زید ہیں

اور عبداللہ بن مبارک کا بیان ہے کہ

کان فقہاء المدینۃ سبعۃ وکانوا اذا جاءتہم المسئلۃ دخلوا فیہا جمیعا فنظروا فیہا ولا یقضی القاضی حتی یرجع الیہم فینظرون فیہا فیصدرون۔ [1]

فقہائے مدینہ سات تھے ان حضرات کے پاس جب کوئی مسئلہ آتا تو سب حضرات جمع ہوکر اسمیں غور وفکر کرتے اور قاضی کوئی فیصلہ نہیں کرتا تھا جب تک کہ مسئلہ ان کی طرف رجوع کرکے نہیں لے وہ حضرات غور وفکر کرکے فیصلہ وفتوی صادر کرتے تھے۔

۵ اور اب ان باقی مجالس کا جن کا مولف موصوف نے تفصیل سے ذکر کیا ہے طوالت سے بچتے ہوئے صرف ان کے نام کے ذکر پر اکتفا کر رہا ہوں

مجلس اصحاب شجری، مجلس علمائے مغازی وسیر، مجلس زین العابدین وعروہ، مجلس زبان وادب، مجلس وادی عقیق، مجلس بئر عروہ، مجلس قصر اسحاق بن ایوب اور مجلس بنی المولی،

۵ اب تک جو کچھ لکھا گیا ہے وہ کتاب "خیر القرون کی درسگاہیں" کا ایک بہت ہی مختصر جائزہ ہے، یہ کتاب ایک نہایت ہی دلنشین کی وجہ سے ایک نہایت مفید کتاب ہے کیونکہ اس کتاب میں وہ تمام موضوعات ومعلومات کو یکجا جمع کر دیا گیا ہے جو سیر وتاریخ کی امہات الکتب اور مراجع میں بکھری ہوئی ہیں۔

جزی اللہ مولفہ خیر الجزاء وجعلہ فی میزان حسناتہ "یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم" سورۃ الشعراء ۸۸-۸۹

وھو وحدہ ولی التوفیق۔

[1] تہذیب التہذیب ص۳۰ / ۴۷ ، وسیر اعلام النبلاء ذکر سالم بن عبداللہ

القاہرہ - ۸/۶/۱۴۱۷ھ
۲۳/۱۰/۱۹۹۶م

السید الاخ الفاضل/ مولوی مسعود القاضی اطہر،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ   وبعد -

آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا - آپ کے والد بزرگوار کی وفات پر مجھے کس قدر حزن وملال ہے اللہ تعالی خوب جانتا ہے - دعوت کے راستہ میں حضرت مرحوم کی خدمات جلیلہ کی بنیاد پر اللہ تبارک وتعالی ان کو اپنی بے پناہ رحمتوں کے سایہ میں رکھے اور آپ کے تمام معاملات میں برکت نازل فرمائے اور آپ کو خیر سلف کا خیر خلف بنائے
اس مکتوب کے ساتھ اپنے اس مقالہ کی ایک فوٹو کاپی بھی ارسال کر رہا ہوں جو مجلہ "الازہر الشریف" کے شمارہ جمادی الاخری ۱۴۱۷ھ مطابق اکتوبر ۱۹۹۶م میں شائع ہوچکا ہے - اور یہ مقالہ کتاب "خیر القرون کی درسگاہیں" کا تعارف وجائزہ ہے
میں نے یہ کام بڑی جلدبازی میں کیا ہے تاکہ جلد از جلد آپ کے پاس پہنچ جائے -
اور ~~جلد~~ مجلہ الازہر الشریف کا وہ شمارہ جس میں یہ مقالہ چھپا ہے ان شاء اللہ العزیز بہت جلد آپ کے پاس روانہ کر دوں گا -
امید کرتا ہوں کہ آپ اور آپ کے جملہ اہل خاندان صحت وعافیت سے مستفید ہونگے
میری طرف سے آپ تمام حضرات تحیہ مسنونہ قبول فرمائیں

والسلام
آپ کا بھائی

دکتور/ عبد العزیز عزت عبد الجلیل
عضو لجنۃ الفتوی بالازہر

گھر کا پتہ -
۱۵۲ شارع النزہۃ
مصر الجدیدۃ القاہرہ
ت - ۲۴۳۳۳۴۴